

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اعتکاف کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا معتکف کے لیے قضاے حاجت، کھانے پینے اور علاجِ معلجے کے لیے مسجد سے باہر نکلنا جائز ہے؟ اعتکاف کی سنتیں کیا ہیں؟ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اعتکاف کی صحیح صورت کس طرح مروی ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

: اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی کے لیے خلوت نشین ہونے کے لیے مسجدوں میں جم کر بیٹھ جانا اعتکاف ہے اور وہ لیلۃ اللہ کی تلاش کے لیے مسنون ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں اس طرح اشارہ فرمایا ہے

وَلَا تُبَشِّرْهُنَّ وَأَنْتُمْ بِمَنْجُنُونَ فِي الْمَسْجِدِ ۱۸۷ ... سورة البقرة

”اور جب تم مسجدوں میں اعتکاف میں بیٹھے ہوئے تو ان سے مباشرت نہ کرو۔“

صحیحین اور دیگر کتب حدیث سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے ساتھ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اعتکاف فرمایا تھا اور بعد میں بھی اعتکاف کا حکم باقی رہا منسوخ نہیں ہوا۔ صحیح البخاری، الاعتکاف، باب الاعتکاف، حدیث: ۲۰۳۶۔

: صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام نے اعتکاف کیا فرماتی ہیں

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَعِثُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تُوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اغْتَعِثُ الْوَأَجْرَ مِنْ بَعْدِهِ « صحیح البخاری، الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الاواخر، ح: ۲۰۲۶، و صحیح مسلم، الاعتکاف باب الاعتکاف العشر» الاواخر من رمضان، ح: ۱۱۴۲۔

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے، پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے اعتکاف فرمایا۔“

: صحیح مسلم میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے پہلے عشرے کا اعتکاف فرمایا، پھر درمیانی عشرے کا اعتکاف فرمایا، پھر فرمایا

إِنِّي اغْتَعِثُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ لِلنَّسِ بِرُؤْيِي اللَّيْلَةِ (بِعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ) ثُمَّ اغْتَعِثُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ، ثُمَّ آتَيْتُ فَتَقِيلُنِي: إِنَّمَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَغْتَعِثَ فَلْيَغْتَعِثْ « صحیح البخاری، الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الاواخر، ح: ۲۰۲۴، و صحیح مسلم، الصيام، باب فضل لیلۃ القدر والحث علی طلبها، ح: ۱۱۶۴ واللفظ لہ۔

میں نے اس رات (یعنی لیلۃ القدر) کی تلاش میں پہلے عشرے کا اعتکاف کیا، پھر درمیانی عشرے کا اعتکاف کیا، پھر میں اعتکاف کے لیے جب آیا تو مجھ سے کہا گیا کہ یہ رات تو آخری عشرے میں ہے، لہذا تم میں سے جو شخص ”اعتکاف کرنا چاہیے وہ اعتکاف کرے۔“

پس لوگوں نے آپ کے ساتھ اعتکاف کیا۔ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ علماء میں سے کسی نے اعتکاف کے مسنون ہونے کے بارے میں اختلاف کیا ہو گیا کہ اعتکاف نص اور اجماع کی روشنی میں مسنون ہے۔ اعتکاف ایسی مساجد میں ہونا چاہیے جن میں نماز باجماعت ادا کی جاتی ہو، خواہ ان کا تعلق کسی بھی علاقے سے ہو کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ: وَأَنْتُمْ مَعَكُونُونَ فِي الْمَسْجِدِ (البقرة: ۱۸۷) ”اس حال میں تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھے ہو“ کے عموم کا یہی تقاضا ہے، البتہ افضل یہ ہے کہ ایسی مسجد میں اعتکاف کیا جائے جس میں جمعہ کی نماز بھی ادا کی جاتی ہو تاکہ اسے نماز جمعہ ادا کرنے کے لیے مسجد سے نکلنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ اگر اس نے کسی ایسی مسجد میں اعتکاف کر لیا جس میں جمعہ کا اہتمام نہیں، تو پھر اس کے لیے دوسری مسجد میں نماز جمعہ کے لیے جانے میں کوئی حرج نہیں۔

معتکف کو چاہیے کہ وہ اللہ عزوجل کی اطاعت و بندگی، نماز تلاوت قرآن اور ذکر الہی میں مشغول رہے کیونکہ اعتکاف سے یہی مقصود ہے۔ ساتھیوں سے تھوڑی سی بات چیت کر لینے میں بھی کوئی حرج نہیں، خصوصاً جب کہ اس میں کوئی فائدہ بھی ہو۔ معتکف کے لیے جماع اور اس کے مقدمات حرام ہیں اور مسجد سے نکلنے کی قضاا نے حسب ذیل تین اقسام بیان کی ہیں

کسی ایسے امر کے لیے باہر نکلنا جائز ہے، جس کے بغیر شرعاً یا طبیاً چارہ کار نہ ہو، مثلاً: نماز جمعہ اور کھانے پینے کے لیے نکلنا جبکہ کوئی اور لانے والا نہ ہو، نیز وضو و غسل اور بول و براز کی حاجت کے لیے نکلنا اس کے لئے جائز ہے۔ (۱)

کسی ایسے نیک کام کے لیے نکلنا جو اس کے لیے واجب نہ ہو، مثلاً: بیماری، بیماری پر سی اور نماز جنازہ کے لیے نکلنا۔ یہ اس صورت میں جائز ہے جب اس نے اعتکاف کی ابتدا میں اس کی شرط عائد کر لی ہو اور اگر اس نے ایسی شرط (۲) عائد نہ کی ہو تو پھر ایسے کاموں کے لیے مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں۔

کسی ایسے کام کے لیے جو اعتکاف کے منافی ہو، مثلاً: گھر جانے کے لیے، خرید و فروخت کے لیے اور بیوی سے جماع کے لیے نکلنا جائز نہیں ہے، خواہ اس نے اس کی شرط عائد کی ہو یا شرط عائد نہ کی ہو۔ (۳)

وبالذاتوفیق

فتاویٰ ارکان اسلام

روزے کے مسائل: صفحہ 401

